Rd. No. B 102

جلد ۱۰ | بمبئی یوم دوشنبہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۴۳

مقدمۃ الجیش

جدید شریف مکہ

علی پاشا شعبان گذشتہ سے باقاعدہ مسند شرافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور آتے ہی بعض اہل مدینہ کو جو طایف کے جیل میں مقید تھے رہا کروا دیا۔ ہم امید کرتے ہیں ان شریف صاحب کی شرافت اور صداقت اور نیکی خیر خواہی سلطنت مفسدوں کے حوصلے پست کردیگی۔ اور رعایائے سلطانی اور حاجیوں کی ناقابل برداشت تکلیفیں اب بالکل رفع ہو جائینگی اور مذہب سازشوں کا دروازہ بالکل بند ہو جائیگا۔ اور بیرونی ریشہ دوانیوں کی رخنہ بندی کر دیجائیگی۔

جیمس صاحب کی رخصت اور سوڈر صاحب کی آمد

ہمارے ہردلعزیز مہربان جرنگ کمشنر پولیس مسٹر جیمس ایک سال رخصت پر تشریف لیگئے اور انکی قایم مقامی کیلئے خاندیس کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈبلیو۔ ایل۔ بی سوڈر صاحب منتخب ہوئے۔ ہم اس انتخاب پر ہز کمشنر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ صاحب موصوف شہزادہ ویلز کی تشریف آوری کے زمانہ میں ابھی بمبئی کی ڈپٹی کمشنری پر رہ چکے ہیں۔ اور اس تھوڑے سے زمانہ میں اپنی خدمات کا ایسا اچھا اثر ڈالگئے ہیں کہ جیمس صاحب کی قایم مقامی کیلئے انہیں پر نظر پڑی۔ پولیس کی پبلک انکے بزرگ سوڈر صاحب کا امن سلامتی کا زمانہ ابتک بھولا نہیں ہے۔ چونکہ یہ صاحب انہیں کے سپوت ہیں۔ گمان کیا بلکہ یقین ہے کہ یہ انہیں کے قدم بقدم چلینگے اور رعایا کی بھلائی اور آسائش و فراغت کے لیے ایسے ہی مدبر ہونگے جیسے انکے پیش نظر تھی۔

شاباش آفرین

بتقلید مسلمانان مدراس لاہور کے مسلمانوں نے فارن سکرٹری لندن کی خدمت میں ذیل کا رزولیوشن بھیجا

اہل اسلام لاہور کا یہ جلسہ بکمال ادب گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ چونکہ بادشاہ انگلستان و قیصر ہندوستان مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اور وفادار قوم کو فرمانروا ہیں۔ اسلئے گورنمنٹ برطانیہ کے شایان شان نہیں ہے کہ عیسائی باغیوں کی جھوٹی افواہوں اور شکایتوں پر یورپ کی بعض سلطنتوں کے ساتھ ملکر سلطنت عثمانیہ کے خلاف جو ایک خلافت اسلامیہ ہے۔ کوئی کارروائی کرے۔

بمبئی کے مسلمان ایسی بات کیون کریں جسمیں نہ سر ہونے کی امید نہ خانبہادر نہ خانصاحب نہ جے پی بننے کی توقع۔ جیسے نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت۔

شریف مکہ کی عدل گستری

سابق شریف مکہ کے عہد مین غریب حاجیون پر جو جو مظالم ہوتے تھے اون کے بیان کی کوئی ضرورت نہین۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوس نے مظلوم حاجیون کی دعا سُن لی۔ اور ایک ظالم حاکم کے بدلے ایسے زبردست مدبر اور عدل پرور حاکم کے ہاتھ مین عنان حکومت دیگئی ہے کہ گو ابھی گدی پر آئے ہوئے کچھ عرصہ نہین گذرا مگر انکی طبعی فیاضی۔ علم مجلس۔ اعلی مدبری۔ اور بیدار مغزی کا نتیجہ نکل گیا ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ جن بدمعاشون نے سابق شریف کے ساتھ سازش کرکے حاجیون پر مظالم توڑنے کا جو بیڑا اوٹھایا تھا اسکا شریف حال علی پاشا نے بہت معقول انتظام کیا ہے ان تمام بدمعاشون کو گرفتار کرکے عام اعلان دیا ہے کہ ان کے ہاتھون کا ستایا ہوا بلا خوف وخطر بارگاہ شریفی مین آکر داد طلبی کرے۔ بدمعاشون کی گرفتاری اور عام اعلان نے جادو کا اثر کیا۔ تمام ظالم ڈاکو خوف کے مارے خوف کے مارے روپوش ہوگئے ہین اور تمام ممالک حجاز مین ہرطرف امن وامان کی صورت نظر آتی ہے۔ ہم ابھی تو یہ نہین کہہ سکتے کہ شریف مکہ کی اس منصفانہ حالت کا کب تک قایم رہے گا۔ کیونکہ ابتدائے حکومت مین سابق شریف مکہ کا بھی قریب قریب یہی حال تھا۔ مگر چونکہ ابکی مرتبہ حضور سلطان المعظم نے بڑی چھان بین کے بعد شریف حال کو مقرر کیا ہے اسلئے امید ہے کہ ہمیشہ حاجیون کو شکر گذاری کا موقعہ ملے گا۔ اور ممالک حجاز سے ہمیشہ کے لئے مظالم کی جڑ کٹ جائیگی۔

منشی جی سٹھیا سے اور بگڑ گئے

گذشتہ ہفتہ ہمنے حجاج کی تکالیف کے متعلق جو مضمون بعنوان "پریشانی وحیرانی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے" شایع کیا تھا۔ اوس پر ہمارے کرمفرما [illegible] منشی مدرس صاحب بہت ہی بگڑ گئے ہین۔ وہ لکھتے ہین کہ انجمن احباب کیون خواہ مخواہ بدنام کیجاتی ہے اسکی طرف سے تو اس معاملہ مین کوئی کارروائی ہی نہین ہوئی۔ حاجیون کی رفع تکالیف کے متعلق مسلمانون کی طرف سے جو عرضی کی گئی ہے۔ اوس پر انجمن احباب کے کسی رکن کے دستخط نہین ہین۔ اور نہ اونہین اس سے اتفاق ہے ہمین منشی جی کی اس ڈھٹائی پر بڑی ہنسی آئی کہ اونہین مسلمانون کی اس اصلاحی کوشش سے کیون اتفاق نہین۔ علاوہ ازین ہمین منشی جی کی سخن فہمی پر رونا آتا ہے۔ ہمنے یہ کہان لکھا ہے کہ انجمن احباب نے اس کارروائی مین نئی کمیٹی کا ساتھ دیا تھا۔ انجمن احباب سے تو یہ امید ہی نہین ہوسکتی کہ وہ عام مسلمانون کی کسی تحریک مین شریک ہو وہ تو ہمیشہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی باندھتی ہے افسوس تو یہ ہے کہ بیچارے منشی صاحب اُردو بہت کم سمجھتے ہین اور بے سمجھے بوجھے بگڑ ہی جاتے ہین۔ انجمن احباب کی ناکامی کا ڈھنڈورا پیٹنے کی یہ وجہ تھی کہ ہمین اس امر کا یقین تھا کہ اراکین انجمن احباب کے مجموعہ یعنے جناب منشی مدرس صاحب سے ہرگز نچلا نہین بیٹھا جاتا۔ اور اونہون نے نئی کمیٹی کے مقابلے مین ضرور کچھ کارگذاری کی ہوگی منشی جیکے مضمون کا ہر لفظ داد طلب ہے اور اوسپر [illegible] آیندہ ہفتہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے [illegible] کرینگے

کہ زنگی بہ شستن نگردد سفید

سرحدی لڑائیون مین جو نگر وزیری جرگہ نے خاص طور پر ہماری بہادر گورہ فوج کی [illegible] کی تھی اسلئے ہماری قدردان گورنمنٹ نے بمصداق "چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار" یہ ارادہ کرلیا کہ یہ بہادر جرگہ برٹش فوج مین شامل کیا جائے تاکہ ہماری نازپروردہ فوج آیندہ اون کے خونخوار حملون سے بچی رہے اور علاوہ ازین ہمین انکی بہادری سے فائدہ اوٹھانیکا موقع ملے۔ ہماری گورنمنٹ ذرا دور اندیشی سے کام لیتی تو ان وحشیون کو ہرگز اپنی فوجمین بھرتی نکرتی۔ سرحدی جرگون کو گورہ بہادرون کے خون سے ایسی چاٹ پڑگئی ہے کہ اون سے گورنمنٹ کی وفاداری کی امید سراسر حماقت ہے۔ گورنمنٹ تو یہ سمجھی تھی کہ جہالت نے انہیں اسقدر وحشی بنا رکھا ہے اگر ہماری فوجمین بھرتی ہوئے تو انہین چند ماہ تعلیم ملیگی تو ساری وحشت دور ہوجائیگی۔ اور ہمین انسے اعلی درجہ کی مدد ملیگی [illegible] سے دو کئی ماہ سے یہ خطرناک تجربہ کر رہا ہے۔ کہ آیا جناب فوجی افسر انہین تہذیب سکھا سکتے ہین یا نہین مگر توبہ بھلا کہین فطرت کو بھی کوئی بدل سکتا ہے۔ سرحدی جرگون کی آزاد طبیعتین کہین فوجی قواعد کی پابندیون کی متحمل ہوسکتی ہین۔ جب سے گورنمنٹ نے [illegible] کو بھرتی کرنا شروع کیا ہے آئے دن ایکنہ ایک کیس ضرور ہوجاتا ہے۔

ابھی تازہ واقعہ ہے کہ مقام نوشہرہ کے سرکاری تھانہ پر [illegible] سپاہی متعین تھے ایک اون مین وزیری بھی تھا۔ [illegible] سپاہیون کو موقعہ پاکر غائب کردیا اور [illegible] بندوقین اپنے ہمقوم [illegible] کے لیے اوڑا لیگیا۔

برطانیہ وجرمنی کا اتحاد

برطانیہ وجرمنی کے مابین خاندانی تعلق کی وجہ سے ہمیشہ پولیٹیکل اتحاد قایم رہا مگر چند سال سے طرفین کے اخبارات کی حاسدانہ رنگ آمیزیوں نے دونوں سلطنتوں پر اسقدر برا اثر پیدا کر دیا تھا کہ پولیٹیکل حلقوں میں یہ خوف بڑھ چلا تھا کہ عنقریب ان دونوں سلطنتوں کے درمیان معرکہ آرائی کی نوبت آئیگی۔ تعجب تو یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ دوراندیشی کو بالائے طاق رکھکر اخبارات کی غلط بیانی پر ایمان لے آئی اور جرمنی کے خلاف بڑی سرگرمی سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہوگئی۔ جرمنی کی فوجی ترقی نے حاسدوں کو جرمنی کے خلاف گورنمنٹ کے بھڑکانے کا خاصہ موقع دیا۔ اور گورنمنٹ بھی اسی پیچھے ہو گئی کہ آخرکار ثابت ہو جرمنی اسقدر فوج کسلیے بڑھا رہی ہے اور باوجودیکہ جرمنی کی طرف سے اسکی وجہ بھی بتلائی گئی مگر گورنمنٹ نے اوسے دھوکہ بازی پر محمول کیا۔ اب جا کر دونوں سلطنتوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور جانبین کے دوراندیش مدبروں نے زیادہ غور کے ساتھ باہمی مخالفت کی وجہ کو جانچا۔ جب بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ صرف بدنیتوں کی غلط فہمی کی وجہ سے بات بڑھ گئی تھی تو معاہدۂ اتحاد کی تجدید پر بحث ہوئی اور آخر یہ امر طے پایا کہ چونکہ آپس میں ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اسلئے ذرا سی بات پر سلسلۂ اتحاد کو منقطع کرنا دونوں سلطنتوں کے حق میں مضر ثابت ہوگا۔ پہلے تو عارضی طور پر تجارتی معاہدہ کیا گیا۔ اور جب دونوں کو اسکی کامیابی کا اطمینان ہوا تو پارلیمنٹ نے بھی معاہدے کے مستقل کرنیکی تجویز منظور کر لی۔ اب امید کیجاتی ہے کہ آپس کی مخالفت کا جو جذبہ روز کیلئے پیدا ہو گیا تھا۔ نام ونشان تک مٹ جائیگا اور پھر اگلا سا اتحاد قایم ہو جائیگا

مسٹر بنرمین اور غربا انگلینڈ

مسٹر بالفور کے عہد وزارت سے لوگ اسقدر تنگ آگئے تھے کہ اب اون کے مستعفی ہونے پر ہر جگہ خوشیاں منائی جاتی ہیں خصوصاً انکی جگہ پر سر کیمبل بنرمین کی تقرری نے اس خوشی کو دوبالا کیا چونکہ سر بنرمین لبرل پارٹی کے بہت مشہور ممبر ہیں۔ اور ہمیشہ عملی طور پر غربا کو مدد دینے میں حصہ لیتے رہے ہیں اسلئے انکی تقرری کی خبر سے لوگوں کی باچھیں کھل گئیں اور انہیں امید ہوئی کہ اب بہتری کا زمانہ آگیا۔ ۱۲ دسمبر کو ہزاروں غریب بیکار شخص [illegible] کے کنارے جمع ہوئے اور وہاں سے باقاعدہ جلوس کے ساتھ صدر اعظم کے مکان پر گئے اور شرف ملاقات کی درخواست کی۔ صدر اعظم نے بڑی شفقت کے ساتھ ان سے ملاقات کی اور کہا کہ مجھے تمہاری شکایتوں کے رفع کرنے کا بڑا خیال ہے میں تمہاری تکلیفوں سے بخوبی واقف ہوں اور حتی الامکان اسکی ضرور کوئی تدبیر کرونگا۔ مگر تمہیں اس معاملہ میں اسقدر عجلت اور بےصبری سے کام نہیں لینا چاہیے یہ معاملہ میں بہت جلد اپنے مشیروں کے روبرو پیش کرونگا تمہاری ضروریات کو اون کے گوش گذار کرونگا اور مجھے امید ہے کہ ضرور اسمیں کامیابی ہوگی۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وزیر صاحب کے یہ وعدے فقرے ہی فقرے تھے یا ان کے ایفا کا اونہیں خیال رہیگا لیکن چونکہ شکایت کرنے والے اونہیں کے ہم قوم ہیں اسلئے غالباً مسٹر بنرمین اپنی آزادہ روشی کا ضرور ثبوت دینگے۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ ہندوستانی کانگریس جو انکی تقرری پر بغلیں بجاتی ہے۔ اسکو انکی ذات سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کانگریس والوں کو شاید کچھ امید ہو تو ہو مگر ہمارا یہی کہنا ہے کہ کانگریس کی یہ قسمت کہاں کہ [illegible]

برطانیہ اور ٹرکی

ہمیں سخت تعجب ہے کہ ہماری دوراندیش گورنمنٹ کو یہ کیا ہو گیا کہ اور دول یورپ کی حماقت آمیز تجویز میں شامل ہو کر ٹرکی کو چھیڑا اور اسقدر ذلت و رسوائی اوٹھائی۔ برٹش گورنمنٹ کو کسی زمانہ میں ٹرکی سلطنت کی دوستی کا بڑا دعویٰ تھا۔ اور ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ دعویٰ بیجا نہ تھا اور ہماری گورنمنٹ نے عملی طور پر بھی اسکا ثبوت دیا۔ اسی سے برطانیہ کا ٹرکی سلطنت میں رسوخ بہت بڑھ گیا اور بہ نسبت دیگر سلطنتوں کے برطانیہ کو ٹرکی سلطنت کی طرف سے بہت سے حقوق دیئے گئے۔ مگر افسوس کہ ہماری گورنمنٹ نے اس سے کوئی فائدہ نہ اوٹھایا۔ اور خواہ مخواہ دیگر دول یورپ کے بہکانے سے ترکی سلطنت سے کج بحثی کی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی نے برطانیہ کی غلطی کو معلوم کرکے ٹرکی میں اپنا رسوخ بڑھا دیا اور آجکل حقیقت میں ٹرکی کی تجارت سے جو جرمنی کو ہے اور کسیکو نصیب نہیں۔ معاملہ مقدونیہ میں برطانیہ کی شرکت سخت نازیبا تھی اور اگر وہ پہلو ہی سے دیگر دول یورپ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیتی تو ذلت میں اونکا شریک ہونا ضروری نہ ہوتا۔ بہرطور اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے ٹرکی گورنمنٹ کی عالی حوصلگی ہمیشہ اغیار کو اپنا دوست بنانے کے لیے تیار رہتی ہے اور اب بھی اگر برطانیہ قدیمی اتحاد کے سلسلہ کو جنبش دینا چاہیگی تو ٹرکی بڑی خوشی کے ساتھ یہ مبارک رابطہ قایم کریگی۔ اور برٹش گورنمنٹ کیلیے مناسب بھی یہی ہے کہ اپنی [illegible] اسلامی رعایا کی خاطر اون کے مذہبی پیشوا سے ملی جلی رہے جس سے مسلمانان ہند بہت خوش ہونگے۔ اور اپنی گورنمنٹ سے جو انہیں محبت ہے اوسکے اظہار میں [illegible] کوشش کرینگے۔

۔ [illegible] کی مصیبتوں کا خیال ہے کہ

نالش زدہ قاضی اسمٰعیل کی ہترو

۱۹۶۳

نادم ہے سرنگوں ہے جو ظلم و ستم کے بعد
کیا خوف تجھکو بانی بیداد ہو گیا

ہمیں وہ اندیشہ پہلے پیدا ہو چکا اور کوڑ کے شیشے میں نظر بر خیال نہیں آتا دیر ہوا خمیازہ یہی بھگتنا پڑیگا چنانچہ قاضی اسمٰعیل ڈائریکٹر اخبار اسلام گجراتی اور قاضی محمد میاں کی نسبت اپنے اخبار میں بہتان شایع کر دیا جب اخبار پڑھا گیا تو ایک ایسا جلسہ ہوا آخر اسکا خمیازہ قاضی اسمٰعیل کو دیکھنا پڑا۔ پہلے زبرست غور کرنا تھا کہ کوئی بات کا پہلو نکلے لیکن آخر بھی کچھ نہ بن پڑی تو ناچار اور تاوزداروں نے صلح کی کہ ضرر خطلیں وغیرہ کا کام کیا جائے نہیں ہوا گیا انگریزی میں سمجھے کہ ہو سکے تو نکل جائیگی لیکن ہے اور اتنے سے معاملہ ہے اگر مقدمہ پھول گیا تو کوئی نکل جائیگا برسوں ہو بیش گھٹانے نہ سکیں گے۔ ایڈیٹر اخبار اسلام پہنچے چلو پڑ رہے ہیں۔ اسنے جب یہ سمجھا کہ کوئی صورت نہیں تو جھٹ عدالت میں بنتے والی چال چل گیا کہ میں مرضی محض تھی۔ صاحب میری غلطی ہے۔ اب کہاں تو کہاں اب کیا رہ [illegible] جواب دی [illegible] خطا ہوگئی۔ صدقہ ہے نہایت خشوع خضوع سے معافی چاہتا ہوں۔ میں نے اور جو بہتان لگا دئے واقعی جھوٹ ہیں۔ قاضی محمد میاں ایک سیدھے سادے ہیں۔ جسکو بھی قاضی اسمٰعیل کی معذرت کو قبول کر لیا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو شاید مشکل سے راضی ہوتا۔ سچ ہے میر کشی آخر میں ایک پچھتاوا ضرور ہی لگا ہوا ہے قاضی کسی اپنا نام نہیں کسی مقدمہ میں ضرورت نہیں بہت ہی فکر سے دخل کر دیا۔ ایڈیٹر اخبار اسلام ان کی تعداد گھٹا دی۔ ایسے مقدموں کا تذکرہ ہی مقصد نہ ہو برادر وقت ہے شاید اس کا خیال [illegible] بہت دل لگی سے مقدمہ میں کر دیا۔ مقدمہ جیتنے کی کیسی خوشی ہے۔ اخبار اسلام کی عزت کا نقشہ اسی نشانی میں چھپا ہوا ہے تمام بیشتر اخباروں کی [illegible] بیٹھ کر لیا ہے پریس میں [illegible] [illegible] اخبار اسلام کو بہتان کی سزا جو مل جانا چاہیے تھی اسکی تکلیف گوارا کی۔

شاگردی کی الٹی آنتیں پڑ گئے گلے

۱۹۰۵

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ناعاقبت اندیش کمبخت ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں مگر اسقدر ہوڑ ہٹائی کر وہ اپنی دھن سے باز نہیں آتے۔ ایڈیٹر اخبار اسلام گجراتی قاضی اسمٰعیل کو جناب قاضی محمد میاں صاحب سے کچھ پرانی بغض ہے۔ دامن ان کو بھی ترود رہتا ہے کسی طرح انکو ذلت پہنچائے مگر ان کو یہ نہیں معلوم کہ جنکا اقبال زبردست ہوتا ہے انکے سامنے دشمن کے تیر اور سپر کام نہیں ہوتے مثل مشہور ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر گرتا ہے جو اپنے سے بلند مرتبہ پر حملہ کرتا ہے وہ خود اسکا شکار ہو جاتا ہے۔ قاضی اسمٰعیل ایڈیٹر اخبار اسلام کی جلد طبیعت نے سیکڑوں مرتبہ بتلایا ہزاروں اشتہاروں کے بعد کو شہر کے یہ داؤں تجویز کیا تھا کہ مخبر اسلام گجراتی روز نامچہ اور مشہور مطبع میں چھپتا ہے اور اسکے تمام ہی پر چرچا ہے۔ ایڈیٹر اخبار اسلام اسکو بے پناہ سمجھا مگر یہ اور سے معلوم نہ تھا کہ جو کسی کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ گڑھا اور سیکر کرتا ہے۔ بچہ بچہ گرنا نادانی کی وجہ ہے وہ دوسرے کی آنکھ کے تنکے پر نظر جا پڑی اپنی آنکھ کا شہتیر نظر سو جاتی رہا۔ آخر وسیکر اسکو ناکر مجسٹریٹ بنا دینے تھے تا ہم مسٹر کل دکیل کی گرفت ایسی زبردست تھی کہ ایڈیٹر اخبار اسلام لاکھ پیچ پیچ آیا۔ بڑے جوش بیان میں مگر وکیل سے رہائی نہ ملی مسٹر مجسٹریٹ مسٹر کرسٹوفر جیسا کی میدار مغز اور ترشی۔ انہوں نے جرم کی جانچ کر کے ثابت کیا اور کسی ہر تعمیر بچاس۔ کبر ملہ تو ایسے ہر دس حساب کا تجربہ کر دیا ہے۔ ایڈیٹر اخبار اسلام نے بہت واویلا کی اور ہمیشہ ہر دو اخباروں کے ایڈیٹر ان کی عزت کا ثابت کرنی چاہی اس حملہ میں ایک بہادر شاہ پر کیا پھر بھی اکر شہر کے جو اونچے کر کیا سبھے تھے اسے کیا ہو گیا۔

غارت شد

۱۹۰۵

بے کس ہا کی زرگ نزد او دستم خیال
منہ کو کلیجے دور کے دم یاد آ گیا

لوگ بھی بات کے پتلے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے ہی اڑا دی کہ ہندوستان سے تیر جیسی طرح گئی سوئی ہوئی آسمانی بجلی کی طرح پلٹنے والا ہے۔ تو بہ تو بہ اس خیال مدد پہ جنہوں نے نوزائیدہ لبیتہ کو دیتہ عقلی بنا دیا دور کی کوڑی لانے والے۔ بات کی تہ پہنچنے والے اس بنا پر قیاسی گھڑے لگاتے ہیں کہ ایک گھر اوجڑا تو کسی کا جانا بڑی نے دوسرا گھر آباد کر لیا جیسے لبرل پارٹی کو روز گھٹنے پہلے ہی کا نشہ لیا جسکی ذلن کا قوام حضور شہنشاہ کو وہ کہا کے کہ پر لگا لیا۔ غرض یہ کرلیتے دونوں بیٹھے کا مساک کر لیا۔ بڑے بڑے روز سا اور عہدیدار دوڑنگا اسٹیشن پر پڑھ کے قدم لیا حضور شہنشاہ معظم کا تعلیم میں آئے پڑنے گھٹنے ہاتھ دنیا نہ کے ساتھ گھسٹ جاتا۔ وزیر اعظم حال کا پرائیویٹ ملاقات کرنا۔ یہ سب اسباب ایسے ہیں کہ شکر ہوا دی جو کچھ ہو سکتا ہے کہ ہم کو ہم منتوب بارگاہ سمجھے تھے وہ تو ایسا مقبول نظر نکلا کہ گویا ہلال مہر تو جیسے چودہویں رات کا چاند بنکر نمودار ہوا لگی مادہ کے لوگ لرزاں و ترساں ہیں کہ بھیجنے دفعہ کے لیے برسوں میں تو ہلال تو آئی جائیگا یہ ناک زور پڑتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر وہی نازل ہو جائے۔ اس میں شک ہی نہیں کہ اگر خدا تو آہستہ بلا نہ کرائی زنگا گھر ہے ہے اور گرد۔ اور سورۃ کی تو کسی کے شہد پر وہ کو بیس پیسے لیکی۔ مگر وہ گھر خانہ جو کہیں ہیں دنیا ہو جانا محال ہے ان زندہ نام کے ساتھ رنگیلی چالاک جیسا بلبلی انسہ ولی ترتیب ہو ہوہوں کے ساتھ غم گوارا غیر ... شیشہ کا دہلی۔

سلطان المعظم اور دول یورپ

آخر سلطان المعظم خلد اللہ ملکہٗ و دام دولتہٗ نے آتش فساد کو جس کے بھڑک اٹھنے کا بہت کچھ احتمال تھا۔ مصلحت بینی اور عاقبت اندیشی کے پانی سے ٹھنڈا کر دیا۔ اور بالفعل وہ خطرہ رفع ہو گیا۔ یعنے دول یورپ کے ناجائز دباؤ کے جواب میں سلطان المعظم نے چند ترمیمیں پیش کیں۔ اور وہ ترمیمیں سفرائے دول یورپ نے منظور کر لیں۔ ودر کی خبروں سے جہاں تک معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مقدونیہ کی مالی نگرانی کے متعلق دول یورپ یہہ چاہتے تھے کہ یورپین افسر نگران مقرر ہوں جس پر حضرت سلطان المعظم نے یہہ چاہا کہ ان یورپین افسروں کے ساتھ ایک ترکی افسر بھی ہو اور اون افسروں کی تجویز سلطان المعظم کی خدمت میں بھیجی جائے۔ اور اوس تجویز پر حضرت سلطان المعظم کا فیصلہ حکم ناطق سمجھا جائے۔ سفرائے دول یورپ نے یہہ ترمیم منظور کر لی۔ اور فیصلہ ہو گیا۔ گو ع رموز مملکت خویش خسروان دانند۔ صحیح ہو۔ اور گو وہاں کے معاملات کی پیچیدگیوں سے ہم بخوبی واقف نہوں۔ اور گو بعض مصلحتیں ہمیں پوشیدہ ہوں۔ مگر ہر ایک مسلمان کا دل اس بات کو سنکر ضرور دکھیگا۔ کہ مقدونیہ ایک سلطانی صوبہ ہے اور اسکی مالی نگرانی کے لئے یورپین افسروں کا مقرر کیا جانا ایک خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ اور ان یورپین افسروں میں ایک ترکی افسر [illegible] اس سے زیادہ پریشان کرنیوالی ہے۔ اور ہم

سلطانی صوبہ

اور سلطانی رعایا کے مقدمات مجوزہ کے فیصلہ کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کرنی کہ اونپر سلطان کا فیصلہ اخیر فیصلہ سمجھا جائے اوس سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قسم کی ترمیمیں سلطان المعظم کے پورے اختیار و اقتدار کو ثابت کرتی ہیں۔ آخر ان ناخواندہ مہمانوں کا دخل کیوں جائز رکھا جائے۔ جبکہ کئی دفعہ ثابت ہو چکا ہے کہ ذرا سا دخل پانے کے بعد بتدریج ان بے ایمان دغا بازوں نے اپنا پورا عمل دخل کر لیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر ایسا نہوتا تو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ تمام دول یورپ کے مقابلہ میں [illegible] پڑتا۔ ہماری رائے ہے جیسا ہم نے پہلے پہلے ہی سے ثابت کر دکھایا ہے کہ دول یورپ کا یہ اتفاق فقط دکھاوے کے وقت میں [illegible] و دھمکیوں کی گیدڑ بھبکیوں سے زیادہ وقعت نہیں ہے کیونکہ دول یورپ کے مصالح اسقدر ایک دوسرے کے مخالف ہیں کہ وہ کوئی کام ترکی کے مقابلے میں متفق ہو کر نہیں کر سکتیں۔ جنگ کا ہونا غیر ممکن تھا سلطنت ترکی اگر اور ذرا بھی اپنی خودداری کر لیتی تو یہ [illegible] کے رہجاتے اور [illegible] بھاگتے کے اور کچھ بھی نہ بن پڑتی اور ترکی کی بھی ہتک جاتی تو [illegible] کے [illegible] تکمیل ہو جائے [illegible] کون خیال کر سکتا تھا کہ ترکی [illegible] کی چھوٹی سی قوت ایسی بڑی برٹش گورنمنٹ کو کچھ دنوں کے لئے یوں حیران کریگی کسکے خیال میں تھا کہ جاپانی [illegible] روس کے دماغ کو یوں پریشان کریگا [illegible]

جرمن کی عیاری

پہلے ہفتہ گذشتہ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ جرمن بیشک دول یورپ کی سازشوں میں شریک نہیں ہو سکتا آخر وہی ہوا کہ اوسنے ان بیہودہ حرکتوں کو خطرہ [illegible] ہو کر اور سلطان المعظم کی دوستی کے عظیم الشان فائدوں کا خیال کر کے اپنا منافقانہ ڈھنگ بدل لیا اور احسان فراموشی اور بے انصافی کے الزاموں سے اپنے دامن کو بچا لیا اب اوسنے سلطان المعظم کی ترمیمیں قبول کرنیکے لئے دول یورپ پر زور دینا شروع کیا۔ جس پر تمام متعصب عیسائی حیرت ظاہر کر رہے ہیں اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ جرمن نے اپنی کارروائیوں سے پہلے آپکو مطلب پرست اور [illegible] کا نقارچی ثابت کیا ہے اور دول یورپ [illegible] ترمیم سلطانی منظور کرنیکے لئے زور دیکر سلطان المعظم کے ساتھ اپنی دوستی قائم رکھنا چاہتا ہے مگر تھوڑی دیر کیلئے یہ فرض کر لیجئے کہ سلطان نے مصلحت وقت کے خیال سے جرمن کو اپنا دوست ہی خیال کیا اور اسکی اس کارروائی کو بنظر استحسان دیکھا تو اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ ضرور ہے کہ اسکے سیاسی اور تجارتی تعلقات کو زیادہ مضبوطی ہو اور اسکو سلطنت ترکی کے ساتھ زیادہ گہرے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ہماری برٹش گورنمنٹ کے ساتھ جو کچھ اور جیسے کچھ تعلقات ہوں گے اون میں خلل آنا لازمی ہے۔ حالانکہ بہ نسبت جرمنی کے گورنمنٹ برطانیہ کو دولت عثمانیہ کے ساتھ ربط و ضبط کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ سات کروڑ مسلمان جو رعایائے برٹش ہیں اور سلطان المعظم کو اپنا دینی پیشوا اور اسلامی خلیفہ مانتے ہیں اور پرانی تاریخیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ دولت عثمانیہ اور گورنمنٹ برطانیہ میں ہمیشہ دلی دوستی کا ساتھ رہا ہے ہمارا یہ ایمان ہے کہ [illegible] رابطہ قدیم کو بکلی توڑ دینا اور سات کروڑ مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرنا برٹش گورنمنٹ کی مصلحت پسندی سے نہایت بعید بات ہے۔ اور ایسی حالت میں کہ [illegible] کی برپا کیا

معرکہ آرائی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

مولانا پنچ بہادر زاد عقلا۔ السلام علیک۔ اگر شاہان سلف کے عہد کے تاریخی حالات ملاحظہ فرمائے ہوتے تو شاید آپ سکوت میں کبھی نہ بیچتے گورنمنٹ کو نیک صلاح دینے میں ہرگز پس و پیش نہ فرماتے مجھے اکثر اپنے مضامین کے دیکھنے کا موقع ملا۔ در باب تعلیم کی طرف توجہ کرنے سے ایجاب کو معلوم ہوا کہ زمانۂ سابق میں باب تعلیم علوم عام طور پر ہر گروہ کے لئے نہیں کھلا تھا بلکہ خاص خاص قوم کے لوگ نوشت و خواند کی تعلیم پاتے تھے۔ اسیطرح ہر قوم کو جداگانہ حصے فنون و کمالات دپیشہ وری و سپہگری و وزارت و نوشت و خواند کے دئے جاتے تھے۔ مثلاً شرفا کو عموم تعلیم نوشت و خواند کے۔ اور واقعی یہ قاعدہ بہت صحیح تھا کیونکہ اگر ہر شخص کو بلا کسی خیال کے تعلیم نوشت و خواند کی دیجاتی تو شاید ایک کو دوسرے پر فوق ہوتا۔ اور ہر شخص ہر ملت و قوم کا ایک دوسرے کی ہمسری کرتا۔ اور شرفا اور رذلا میں فرق ہونا دشوار نظر آتا۔ جبلہ تعلیم یافتہ اشخاص عہدۂ جلیلہ کے لینے کے دعویدار ہوتے۔ جیسے کہ فی زمانہ خرابیاں نظر آتی ہیں جسے دیکھئے گورنمنٹ کی ملازمت کے لئے دوڑا پھرتا ہے اپنے آبائی پیشہ سے دست کش ہو کر ملازمت عہدہ وغیرہ میں سرگردان نظر آرہا ہے۔ شرفا ہوں کہاتے پھرتے ہیں۔ درجۂ ادنیٰ حکومت کی کرسی پر براجتے ہیں۔ جسے دیکھئے کالج میں انگریزی پڑھنے کے شوق سے بامید حکومت و ملازمت ڈگریاں پاس کرنے کی فکر میں کر رہا ہے گورنمنٹ نے مڈل و انٹرنس بی۔ اے کی قیود جو لگا دی تو لوگ مکان بیچ بیچا کر اسکی کامیابی کی تدبیر کرتے ہیں۔ باوجودیکہ ان درجوں کے پاس کرلینے پر وہ کام کرنے کی قابلیت تک نہیں رکھتے۔ املا تک درست نہیں ہوتا مضمون کا نہایت مشکل ہے۔ سرٹیفکٹ انٹرنس یا مڈل کے لیکر اپنے کو وہ قابل خیال کرتے ہیں لیکن جب کام پڑتا ہے تو وہ یا تو بغلیں جھانکتے ہیں یا نکال باہر کئے جاتے ہیں گورنمنٹ نے اسکا خیال نہیں رکھا کہ تعلیم کس درجہ اور کس قوم کے لئے مخصوص کرنی چاہئے اور سب کو عام طور پر دروازہ دروازہ تعلیم نوشت و خواند کا کشادہ کر دیا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ بدگہر را علم و فن آموختن ؛ دادن تیغ است دست راہزن ؛ نیچ قوموں کے لوگ جو تعلیم پاتے ہیں اور مدرسے سے فراغت پاکر سند میں حاصل کرلیتے ہیں۔ اور ان میں مادہ اسکا نہیں ہوتا کہ وہ تعلیم سے مؤثر ہوں تو وہ اپنی اس تعلیم کا الٹا اثر اپنے میں جمع کرلیتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ اپنے آبائی پیشہ کے قابل رہتے ہیں اور نہ وہ کسی کام کے رہتے ہیں پس یہ الزام گورنمنٹ پر اگر عاید کیا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ لیکن ہماری گورنمنٹ کا کیا قصور۔ اوسنے تو جانور سے انسان بنانے کے لئے یہ کوشش کی ہے پڑھنے والا ہمیں کوشش کرے یا کرے سو باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ؛ تعلیم یکساں ہوتی ہے جسکی جیسی طبیعت ہوتی ہے ویسا اثر پیدا ہوتا ہے اگر آپ زمانہ کی حالت پر غور کریں گے تو زیادہ حصہ تعلیم یافتگان انگریزی کا ایسا پائیں گے جو فارسی و عربی سے بالکل بے بہرہ ہیں اور اگر کسی فیصد میں تو وہ نیم ہیں کیونکہ نہ انہوں نے انگریزی میں پوری تعلیم کا حصہ لیا۔ اور نہ فارسی عربی میں لیاقت حاصل کی۔ گڈ مارننگ اور گڈ بائی اور مائی ڈیر کہنے لگے۔ کوٹ پتلون بوٹ سے ہٹ پٹ کرنے لگے۔ اگر پتلون میں تسمہ میسر نہ ہوا۔ تو ڈوریوں سے کام لیا۔ گلے میں پٹہ ڈالکر چمکنے لگے۔ دن رات بوٹ پر برش کر کے چہرہ سے بھی زیادہ چمک پیدا کی۔ غرض نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ کہیں اگر انگریزی بولنے یا لکھنے کا موقع آگیا۔ تو سخت دقت پیدا ہوگی۔ اور اگر کسی بیڑے سے سامنا تحریر یا تقریر کا آگیا تو لے دے مچ گئی۔ کیونکہ بیچارے اپنی کم لیاقتی کی وجہ سے یہ تو جانتے نہیں کہ مخاطب کے مراتب کی نگہداشت کریں۔ جو دل میں آیا لکھنا شروع کر دیا۔ اگر بیچارہ کی زبان یا تحریر سے کوئی خلاف شان جملہ نکل آیا۔ لیجئے پھر کیا ہے کورٹ سے کوٹ اور پتلون سے پتلون مل گیا۔ گڈ بائی ہونے لگیں پولیس کی حوالات میں نظر آنے لگے چنانچہ محلہ ندلیسر بنارس میں ۹ دسمبر کو ایک انٹرنس پاس شخص نے اپنے کرایہ والے انگریز ڈاکٹر کو ایک چٹھی انگریزی میں تحریر کی جس میں اوس نے خلاف شان کوئی عبارت تحریر کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اونہیں خوب زدوکوب زبانی اور درشتی زنی پڑی۔ بیچارے کا منہ آنکا پھرتا

ہو گیا۔ اون کے بزرگ خوشامدین کرتے تھے اور معافی چاہتے تھے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب غصہ سے بیکون چہوڑتے پیٹتے تھے۔ اور ایسے لوگون کے اوپر نمبر کا نمبر اور بڑھاتے جاتے تھے۔ خیریت ہوئی کہ دو مہینہ میں نہیں رہا۔ پولیس بلا کر واپس کر دیا دیکھئے پنچ صاحب اس نمبری کا نتیجہ کیا ہوا۔ کیا تعلیم نے اپنا اثر دکہایا ہے۔ واہ واہ کیا کہنا ہے انٹرنس کی سند پہ یون چہرا انگریزی لگائی جاتی ہے ؏ سنبھال ہوش نہ چل چال کبک کی کوے ؛ نہین تو بہول کے چال اپنی بہایگا ڈر سے ؏

واقعہ دو ۔ از لیٹن فسیح بنارسی۔

پٹ گیا پٹ گیا پٹ گیا

راہسنگو:۔ میان پنچ بہادر ہوت ۔ میان پنچ بہادر ہوت ۔ ہوت ۔ ہوت ۔ آہا ہا ہا ۔ وہ پٹ پٹ پٹ گیا۔

پنچ:۔ ارے ہین ہین ۔ میان صاحب تم کون ہو۔ اور آج صبح ہی صبح یہ پٹ گیا پٹ گیا۔ کی صدا لگاتے ہوئے کہان سے آ دہمکے ہو۔

راہسنگو:۔ واللہ حضرت ۔ وہ پٹ گیا اور وہ پسٹ گیا۔

پنچ:۔ ارے میان بتاؤ تو سہی کون پٹ گیا۔ اور کیسے پٹ گیا۔

راہسنگو:۔ ارے میان وہی پٹ گیا وہی سی سی سی سی سکٹ ۔

پنچ:۔ پہر وہی کٹ پٹ ۔ ارے صاحب ہوش میں آؤ ہوش میں ۔ ورنہ ابھی پولیس کے گہر میں رکہا جاتا ہے۔ ابھی تم جو کوئی ملنے والی خبر دینا ہے تم کو سیشن جج کی عدالت مین بہیجا جاتا ہے ؟ [illegible]

ورنہ چلتے پہرتے نظر آئے ایجاب کو اتنی فرصت نہین ہے۔

راہسنگو:۔ اجی حضرت سلامت ۔ گویم مشکل وگر نگویم مشکل ۔ تو تو تو تو ۔ کیا بتاؤن ۔ زبان سے نہین ادا ہوتا ۔ ارا ما ما ما ما ما وہ پٹ پٹ پٹ گیا گیا گیا۔

پنچ:۔ پہر وہی پٹ گیا پٹ گیا ۔ ارے بھائی خدا جلد کہو کون پٹ گیا ۔ اور کس سے کس طرح پٹ گیا۔

راہسنگو:۔ اچھا تو لو سنو کہے دیتا ہون ۔ کہ کون کس سے پٹ گیا ؏ کہ ہمین ہمیشہ بے پروائی کیون نہ ہو جاتا بازار ۔ پنچ صاحب کیسے بذریعہ اخبارات سونگھ ۔ اثر تو یہ تو پرسش تو لیا ہوگا ۔ مقام جہانسی کے شہر متہرا مین ایک اہل ہنود نے سکرٹری صاحب بہادر تند خو ۔ شعلہ مزاج پستہ قامت تشریف شریف لاتے ہین ۔ سیل سے آزار ہی جو آپ نے بندروں ناؤن کو قرغون غرغون کرتے دیکہا ۔ اور بندروں ناؤن کا سایہ آپ پر پڑا ۔ پہر کیا تھا وہی تخم تاثیر صحبت اثر ۔ خربزے کو دیکہکر خربزہ رنگ بدلتا ہی ہے ۔ اجی جناب اعلیٰ ۔ جیسا اول ہی روز سے بیچارے ملازمان جنگی کی خبر لینی اور گہڑکیان دینی شروع کین ۔ اول ہی اول ایک بیچارے مسلمان چپراسی کی خبر لے ڈالی ۔ فوراً اسے پہلے آٹھ آنہ جرمانہ غریب مسلمان چپراسی زہر کی جان کر صبر کرکے چپ ہو رہا ۔ اب کیا تھا بات بات پر ادنیٰ ادنیٰ چار چار روپیہ کے جرمانہ جہنجہ دو دو روپیے جرمانے ہونے شروع ہوئے ۔ آج جمعدار کی خبر لی تو کل محرر جنگی جہری کر [illegible]

اور پرسون نقشہ نویس صاحب کے تو دہول پہونی ترسون ڈاکٹر صاحب متعینہ مولیشیان کو جا دہمکایا ۔ جمعداران وچپراسیان محکمہ صفائی کا ناک مین دم ۔ ہر کس وناکس سے سخت کلامی ۔ مادر خواہی سے پیش در پیش آنے لگے ۔ اور اپنا رعب وداب بٹہانے لگے ۔ مگر ظالم کی عمر کوتاہ سنتے آئے مین ریسے پیارے آنکہون کے تارے دل کے دلارے ۔ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ؛ بیچارے پنچ بیچارے غریب مزدور سات پیسے تمام دن دہوپ مین چیل کے کماتے ہین ۔ مگر جناب سکرٹری صاحب بہادر کے جرمانہ کی تیر ۔ وہ بیچارے جا بین ۔ بیچارے غریبون کی دعاؤن کا تیر آخر نشانے پر جا ہی لگا ۔ اور اپنے غریب بے بس اور بیکس بندون کی فریاد رسی کے واسطے دریائے غضب الہی جوش مین آ ہی تو گیا ۔ بس پہر کیا تھا ۱۹ اکتوبر سنہ حال بروز جمعرات بوقت ۱۰ و ۱۲ بجے دن کے درمیان جناب سکرٹری صاحب بہادر مع اہالی وموالی لیسے بڑے بڑے موٹی عمر والے جان وپہنچ خوشامدی ایک مسجد کے موقع پر موجود بچنے ۔ اور موقع پہنچتے ہی بلا واسطہ ایک چپراسی مسلمان ملازم محکمہ صفائی کو مینے (عمر، ایک ۔ [illegible]) بہ آواز بلند [illegible] اور جس کی گالی دیکہ ایک غریب سیدے مسجد کی مسلمان جو کہ ضبط نہ ہو سکا ۔ اور فوراً ہی چپراسی نے اپنا اتہہ لاٹہی کا مارکر چاروں شانے چت اور سر سے فوارہ خون کا جاری ۔ مگر واہ رے چپراسی شاباش شاباش ۔ ہاتہہ بہی دلیری کے ساتہہ مارا تو ایسا مارا کہ پٹ سے بڑے موٹے اور تونہہ والون کے بیچون بیچ کے اندر کے درمیان پہنچے وہی جو ممبران میونسپلٹی بہادر کی سکرٹری صاحب [illegible]

بہادر ایسی کبیر کے لات مارکے بے ٹھکانے جاتا گا کہ اگر آپ بھی دیکھتے تو لازمی تھا کہ وہ کوڑیاں خوشی خوشی نذر نچھاور کرتے مگر بھیا پنچ جی یہاں ایک ادنیٰ چھوٹے قد کا مسلمان چپراسی اور یہاں بڑے بڑے قد و قامت پیٹ لپیٹے کو ہمراہی۔ سکرٹری صاحب بہادر نے کبیر بکڑ دیو جلیبہ کا شور کرکے بیچارے چپراسی کو جو اکیلا اور تنہا تھا پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر کسی ممبر شرکا بڑے زبر کے مکان میں لیجاکر اور دروازہ بند کرکے بیچارے چپراسی کو خوب مارا۔ کہ جسکے چہرہ آنکھ ورم ہے جسکو آج جناب کلکٹر صاحب بہادر حاکم عصر دور شیروان زمان نے خود ملاحظہ فرماکر افسوس کیا۔ اور ایک پرچہ دستخطی ویجہ سول سرجن کے پاس جانے کی چپراسی کو اجازت دی۔ بیچارے پنچ قریب قریب دو گھنٹے ممبر صاحبان خیرخواہ سکرٹری صاحب بہادر نے بیچارے چپراسی کو خوب خوب مار پیٹ کر ولکا بخار نکالا۔ بیچارا مسلمان چپراسی بیہوش ہوگیا۔ بعد دو گھنٹے کے پولیس کی آمد کی خبر سنکر چپکے سے کواڑ کھولکر بیچارے چپراسی کو کہ جسکو ہوش آگیا تھا۔ مکان سے باہر کرکے پولیس کے حوالہ کیا۔ پولیس لئے ہوئے کوتوالی پہنچی۔ جناب سکرٹری صاحب بہادر نے اپنی رام کتھا قلمبند کرائی اور روانہ ہاؤس ہوئے۔ میاں پنچ۔ مثل مشہور ہے جسکا کوئی نہیں اوسکا اللہ پاک۔ بس اوسوقت اللہ پاک نے اپنے ایک پاک بندہ کے دل میں رحم بھر دیا۔ اور اوسنے کوتوالی میں جاکر فوراً مبلغ دو سو روپیہ کی ضمانت پر بیچارے چپراسی کو رہا کرا لیا۔ مقدمہ جنٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں گیا مگر جنٹ

مجسٹریٹ صاحب بہادر اہل اسلام ہیں جو شاید سکرٹری صاحب کو خیال ہوا کہ مقدمہ کسی اہل ہنود کی عدالت میں ہونا چاہئے بس فوراً گھس پھس کرکے ایک ڈپٹی صاحب بہادر اہل ہنود کے اجلاس میں منتقل کرا لیا۔ مگر بھیا پنچ اللہ پاک کی بھی قدرت کے عجیب کارخانے ہیں دار شان مسلمان چپراسی فوراً کچہری پہنچے۔ اور فکر کی کہ مقدمہ بعدالت جناب کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ کے ہو۔ تو اچھا ہے۔ بس یہ سوچکر خوشامدی عرضی نویسوں سے عرضی لکھوانے کے واسطے کہا مگر افسوس صد افسوس کہ تمام خوشامدی عرائض نویسوں نے عرضی لکھنے سے صاف انکار کر دیا۔ مگر بھیا پنچ بمشیت ایزدی میں کسکو دم مارنے کا یارا ہے۔ بیچارے خلایق یکطرف فضل الٰہی یکطرف۔ کوئی اللہ پاک کا خاص بندہ بھی مل گیا۔ اور اوسنے عرضی لکھدی۔ وہ عرضی جناب کلکٹر صاحب بہادر کے روبرو جسوقت پیش کی گئی فوراً ہی تو منظور فرمالی گئی۔ اور تاریخ مقدمہ ۲۲ دسمبر مقرر ہوگئی۔ اب آجکل بھی ذکر سنئے تو آپ تو خوب جانتے ہیں کہ ممبران میونسپلٹی شہر رئیس ہیں اونہوں نے سب وکیلوں مختاروں کو منع کر دیا کہ کوئی بیچارے چپراسی کا طرفدار نہ ہو وے۔ خیر بھیا پنچ توکل بخدا بیچارا چپراسی اوساتا حاضر عدالت ہوگیا۔ اور سکرٹری صاحب کی طرف سے چار دو گواہ لائے پیش کیے گئے مگر سبحان اللہ فوراً اللہ پاک نے جناب کلکٹر صاحب بہادر کے لیمن جلبہ کی۔ بس پہر کیا تھا وکالت نامہ لئے منہ پر مارے گئے۔ اور سکرٹری صاحب کے بھی اظہار اوساتھ لئے گئے۔ مگر بھیا پنچ

جائے افسوس ہے۔ اور کیوں نہو قیامت عنقریب ہے۔ یاروں میں نہ ہمدردی نہ بھائیوں میں وفاداری۔ عجائب دور آیا ہے محبت اوٹھ گئی ساری۔ ہزار ہزار افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ایسے ایسے سنگدل بیرحم ہوگئے ہیں اور جو یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ نہ تو ہم کبھی مرینگے۔ اور نہ اللہ پاک کو منہ دکھاینگے۔ افسوس مذہب تک کا بھی تو پاس نہیں ہے۔ آئندہ بشرط حیات نتیجہ سے اطلاع دونگا۔

راقم۔ آپکا خادم عدم اکبر آبادی

راستگو متھرا دی۔

پرس رام دیوتا

تحصیل رینکا علاقہ سرمور ناہن سے متعلق ہے۔ یہ مقام بڑا مقدس پہاڑی ہندوؤں کی تیرتھوں میں شمار کیا جاتا ہے مہاراجہ بہادر ریاست سرمور ناہن کے لئے مقام فخر کا ہے کہ منجملہ قدیم تیرتھوں کے یہ تیرتھ اونکی عملداری میں واقع ہے۔ پرس رام دیوتا سرمور کے تحصیل رینکا میں ایک رینکا جھیل کو کہتے ہیں جسکی لمبائی تین میل ہے بڑے بڑے پہاڑوں کا بیان ہے کہ جب وہ مرے تھے تو یہ جھیل پانی سے لبریز ہو گئی تھی۔ اور اسی مقام پر مرے تھے اس وجہ سے اس جھیل کو پرسرام دیوتا کہتے ہیں اسکے کنارے پر ایک بڑا اونچا مندر بھی بنا ہوا ہے۔ جھیل کے دونوں کنارہ پر ہمارے تین میل تک قدرتی درخت سرسبز اُگ رہے ہیں اور ہزاروں طرح کی بوٹیاں پھل پھول بھی ترائی کی وجہ سے سرسبز رہتے ہیں یہ نظارہ نہایت ہی بہتے ہیں۔ اسمقام پر

چاروں طرف پہاڑ اور بڑا جنگل ہونے کی وجہ سے
آفتاب کی روشنی کم رہتی ہے۔ یہ مقام نہایت
ہی دلچسپ اور پُر فضا رہتا ہے۔ اس جنگل پر
تھوڑی دور فاصلے پر ایک اور مندر سامنے
کی پہاڑی کا بنا ہوا ہے وہ مندر بھی پرسرام
دیوتا کے نام سے مشہور ہے۔ ہندو پہاڑی
اس دیوتا کو بہت کچھ مانتے ہیں۔ خاصکر پہاڑ
میں پرسرام بڑا بھاری اوتار مانا گیا ہے
میں نے اکثر پہاڑیوں کو دیکھا ہے کہ جب کہیں
کوئی ضروری کام دس بیس کوس کا ہوتا
ہے تو اپنی عورت کو زیادہ خوبصورت
اور حسین ہونے کی وجہ سے پرسرام دیوتا
کا درشن دکھلاتے ہیں تاکہ میرے پیچھے
کسی سے بُرا فعل نہ کرائے۔ جب اوس کے
آشناؤں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آج
اوسکا شوہر کسی دور جگہ پر گیا ہوا ہے۔ تو
وہ آشنا اوس عورت کے مکان پر جاتا ہے
اور کئی کئی روز تک اوس کے یہاں مہمان رہتا
ہے۔ اور خوب جشن اوڑاتا ہے۔ دو تین
روز کے بعد اپنے مکان کو واپس آ جاتا ہے
واپسی کے وقت اوسکا شوہر اپنی عورت سے
بہت ہی پیار اور محبت سے دریافت کرتا ہے۔
میرے پیچھے کسی سے خراب تو نہیں ہوئی وہ
عورت نہایت ہی خندہ پیشانی اور خوشی کے
ساتھ اپنے شوہر کو جواب دیتی ہے کہ فلاں
شخص میرے پاس دو روز رہا ہے مگر جب
[illegible] پرسرام دیوتا کا اوس نے کھلا دیا یعنے دیوتا
کی بھینٹ ایک بکرا دیدیا ہے۔ اتنی گفتگو پر
شوہر بھی خوش ہو گیا اور عورت کو کچھ بھی
کیونکہ یہ بات کہدی۔ دوسرے دیوتا کی
کی بھینٹ منت مانے آشنا سے پہلے ہی

سے لی ہیں۔

ان داموں عورت بھنگی نہیں۔ ہم جہاں تک
خیال کرتے ہیں اہل ہنود کے یہاں اب بھی وہی پرانی
رسمیں جو قدیم سے اون کے یہاں چلی آتی ہیں۔
جاری ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ وحشی پہاڑی
ہیں بلکہ بالکل جانگلی ہیں مگر ہیں تو وہی بالکل
چھتری۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو گذشتہ
زمانہ میں سب ہندو قومیں وحشی سمجھی جاتی تھیں
زمانہ کی رنگت نے اس قوم کی بھی رنگت پلٹ دی۔
اگرچہ اب تک وید وغیرہ میں اسکے رسمیں جاری
ہیں رگ وید سے جو ہندوؤں کی سب سے پرانی
کتاب ہے۔ پتا پایا جاتا ہے کہ آریہ لوگ جو آجکل
تہذیب کے پتلے بنے ہوئے ہیں پہلے پہل پنجاب میں
آباد ہوئے۔ وہ زبان سنسکرت اپنے ساتھ لائے
اوس وقت اونکی وضع نہایت سیدھی سادی تھی
جیسی کہ آجکل پہاڑی قوم کی ہے۔ آریوں کی
بڑی غرض صرف گائے بھینس بھیڑ اور کھیتی
باڑی کرنے سے رہتی تھی جیسے کہ پہاڑی لوگوں
کا قاعدہ ہے کہ گائے بھیڑ بکری چرانے اور بانسری
میں خوش رہتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ تھے۔ اب ہمیں زیادہ
چھیڑ چھاڑ کرنی منظور نہیں ہے اور نہ ہمارا یہ
منشا ہے اسلئے میں اپنے پیارے اور معزز ناظرین
کو اصلی مطلب کی طرف پھر مخاطب کرتا ہوں آجکل
بھی اہل ہنود کی قوم میں سے بہت سے ایسے ہیں
جو کہ اپنے ذکر کو چھوڑنا نہیں چاہتے جیسا کہ
اوپر ہم اپنی آنکھ کا دیکھا ہوا تماشہ بیان کر چکے
ہیں۔ میں نے اپنی عمر کا نصف حصہ زیادہ وقت
پہاڑی مقامات کی سیاحی میں بسر کیا جس سے
ہندو پہاڑی قوم کی معلومات وسیع ہیں۔ اس
قوم کی اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو قابل
افسوس ہیں۔ یہ ہندو پہاڑی لوگ اسقدر بھی [illegible]

اپنے بیٹے کی بہو کی عزت کو نیک بنتا اور عزت کے
ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ ورنہ تمام گھر کی عورتیں
ایکہی گھاٹ اُتر جاتی ہیں کچھ پرواہ نہیں۔ بیٹے کی عورت
بچا ہے (باقی آئندہ)

نوٹ:- اس وقت بوجہ تکلیف کے اس مضمون کو
صراحت اور دلچسپی کے ساتھ نہیں لکھ سکے پر مجھ
بندہ درگاہ کی ماسے [illegible]۔
پھر کسی وقت لکھا جائیگا۔

راقم زیڈ این - آفت - از مظفر نگر۔

سون جوا جو تھیلیون مین بھرا تھا کھسک گیا۔ اور
ایک بورا میری پیٹھ پر پورے زور کے ساتھ آگرا
جسسے میری پشت کو سخت صدمہ پہنچا۔ ایسے شدید
درد کا درد عمر بھر کبھی مجھکو محسوس نہین ہوا تھا۔
مجھکو یہ معلوم ہوا کہ گویا میری پیٹھ کے دو ٹکڑے
ہوگئے۔ لوگ مجھکو اسپتال لیگئے۔ جہان ۲ یوم
تک مین موت اور زندگی کے درمیان معلق رہا
ڈاکٹر نے مجھسے کہا کہ تمہارے گردون کو زخم پہنچا
ہے اور آخر کار میرے علاج سے مایوسی ظاہر کی۔
اور لوگ مجھکو اسپتال سے گھر اوٹھالائے۔ میرے
دوستون مین سے ایک شخص کا بھی خیال تھا کہ میں
زندہ رہ سکون گا۔ میری پیٹھ اور کولے مین
درد اسطرح سے ہوتا جیسے تم اپنی جیب کا چاقو
نکالکر بار بار اس سے میری پیٹھ تراشتے رہو۔ مین
درد کے مارے بیہوش اور حواس باختہ ہوجاتا
تھا اور گٹھیا اور سنگ مثانہ اور سبیل بول کی وجہ
سے جو درد ہوتا تھا وہ اسکے علاوہ جان لیے لیتا
تھا۔ پیٹھ مین پلاسٹر لگاتے لگاتے کھال کا رنگ
سبز پڑگیا لیکن مجھکو اس سے کوئی تسکین نہین
ہوئی۔ اور آخرکار مین متواتر صدمات سہتے سہتے
اسقدر کمزور ہوگیا کہ منھہ کا نوالہ حلق سے اوتار
نہین اوترتا تھا میری آنکھون کے گرد ورم تھا
اور اونمین سے پانی نکلتا تھا اور دو ہفتہ تک
مجھکو کچھ دکھائی نہ دیا۔ مین نے اپنی چٹھی مین بیان
کیا ہے کہ ڈوڈز بیک ایکٹ کڈنی پلز نے ابتدا مین
مجھکو کسقدر فائدہ پہنچایا اور اب تو خدا کے فضل سے
مجھکو شفا ہوگئی اور اسبات کی خوشی ہے کہ مجھکو
آج پہلے ہی ہاتھ سے اپنی چٹھی پر دستخط کرنیکا
موقعہ حاصل ہوا۔ ڈوڈز صاحب کی گولیون نے
مجھکو جیسے کا تیسا بنادیا۔ اور آج میری کیفیت
ویسی ہی پائی جاتی ہے جیسے تندرستی کی ابتدائی
حالت مین تھی۔ اب نہ درد نہ کوئی تکلیف ہے
اور اب تو مین فی الواقع ایسا اچھا ہوگیا ہون کہ
کچھ زمانہ سے مین اپنے جدی پشتی پیشے بیمہ کی
ایجنسی مین مشغول رہتا ہون۔ مین ہر ہفتہ ۱۰۰
میل سے زیادہ مسافت بائیسکل کے ذریعہ سے
طے کرتا ہون اور اپنے مواعظ کے متعلق پرانے
کو دس بارہ میل تک پاپیادہ چلتا ہون اس سے
ظاہر ہوگا کہ مجھکو کیسی معتدل اور پائیدار قسم
کی شفا حاصل ہوگئی۔ مین نے ڈوڈز صاحب
کی گولیون کی سفارش بہتیرے اشخاص سے
کی لیکن میرا شفایاب ہوجانا سب سے بڑھی
ہوئی سفارش ہے کیونکہ یہان کا ہر شخص جانتا ہے
کہ مین کیسی مصیبت مین مبتلا تھا۔

ڈوڈز بیک ایکٹ کڈنی پلز دو روپیہ بکس
یا دس روپیہ کے ۶ بکس کے حساب سے فروخت
ہوتے ہین تمام دوا سازون یا دوا فروشون سے
مل سکتی ہین یا اس نشان پر براہ راست مالکون
سے طلب کیجا سکتی ہین جو قیمت وصول ہونے
پر بلا محصول روانہ ہونگی۔ "فاسٹر میک کلیلن
کمپنی۔ نمبر ۸ ویلز اسٹریٹ اکسفورڈ اسٹریٹ
لندن انگلینڈ۔

اسم اعظم

یہ کتاب لسنہ ۱۰ھ مین بعہد محمد اکبر جلال الدین بادشاہ غازی
ایک مشہور منجم ہدایت اللہ صاحب شیرازی کی تحریر کی ہوئی ہے اور
تمام و کمال یہ عملیات نادرہ و اسم اعظم و نکات اسم اعظم اسمین
درج کئے ہین جو عابدون اور زاہدون کے سینہ مین چند تہہ اور
وقت مرگ اپنی اولاد کو حوالہ کرگئے انکو ہدایت کی تھی کہ یہ خزینہ
غیب سے اسکو حتی الامکان مخفی رکھو اور کام مین لاؤ۔ اب ہمکو اتفاق
وہ کتاب ہم تک پہنچی ہے اور ہمنے بغرض فائدہ عام بغیر ردوبدل اسکی
اسنادات کا ترجمہ اردو مین کرکر طبع کرایا ہے حصہ جلدین
فروخت ہوچکی ہین۔ شائقین جلدی کرین ورنہ بار ثانی کا
انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت فی جلد عہ

المشتہر

بابو لعل چند سین کتاب سیلر۔ مراد آباد

بغیۃ المحتاج بترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب مین نہایت مستند
کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہین آجتک عربی دان
حضرات کو فائدہ پہنچاتی رہی اردو پڑھنے والے اس سے بہرہ مند نہین
ہوسکتے تھے اس دقت کو دور کرنیکی غرض سے عالم باعمل فاضل اجل مولانا مولوی
حکیم شیخ احمد صاحب جیسکر نور اللہ مرقدہ نے نہایت جانفشانی اور عرقریزی کر
سلیس اردو مین ترجمہ فرمایا ہے مسئلہ اور اسکی تقویت دلائل منقول و معقول کے ساتھ
نہایت خوبی کیساتھ لکھا ہے ہمنے اپنی قوم اور ملک کے فائدہ کے خیال سے اسکی
اشاعت کا انتظام کیا ہے اس کتاب کی دو جلدین ہین عنقریب اسکی پہلی
جلد شایع ہوگی دونون جلدون کی قیمت سے معمولہ اطلاع دیجائیگی
امید کہ شائقین علم فقہ بہت جلد فرمایشین بھیجینگے ورنہ انکو بھی
طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ المشتہرون
مولوی محمد عبداللہ جیسکر و شرکاہ تاجران کتب مطبوعہ مصر
استنبول بیروت ہندوستان نمبر ۰ بھنڈی بازار بمبئی۔

جاسوسونکی پورٹین

روسی ممالک سے بدنظمی بدعملی لوٹ مار قتل و غارت اور دیوالیہ ہونیکی متواتر خبرین آ رہی ہین ۔ آجکل رعایا کی دوڑ دھوپ سینٹ پیٹرسبرگ کی جانب زیادہ ہو رہی ہے کوئی تازہ آثار اطمینان بخش نہین ہین ایک خبر ہے کہ تار برقی کی ہڑتال فرو ہو جانیگی جنرل میگزیموچ نے جنرل ساراٹوف کو جنرل ساراٹوف کی جانب پر سفر کر دیا ہے کیونکہ آخر الذکر افسر کا کاشتکاروں اور رعیت پیشہ اشخاص سے جابرانہ سلوک کرنیکے باعث حال ہی مین مارا گیا تھا ۔

قسطنطنیہ کے سفراے دول عظام نے بابالعالی کے مطالبات دربارہ مقدونیہ کو بذات خاص منظور کرکے آخری طور پر ان مطالبات کو اپنی گورنمنٹ کے نام منظوری کیلئے روانہ کر دیا ہے جس مین اعلیحضرت حضور سلطان المعظم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ مقدونیہ کے مالی محکمہ مین دول عظام کے ڈیلیگیٹون کے ساتھ ایک عثمانی وکیل بھی ہو اور کوئی کارروائی نکیجائے جبتک آخری طور پر سلطان المعظم کی منظوری نہ حاصل ہو جائے ۔

مجلس وزارت کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص منتخب کئے گئے ہین ۔ مسٹر اسکوتھ ۔ اور چانسلر مسٹر جان مورلی وزیر ہند مسٹر گلیڈسٹون وزیر خارجہ لارڈ الگن وزیر نو آبادی ۔ مسٹر ہالڈین وزیر جنگ لارڈ ٹویڈ ماؤتھ وزیر محکمہ بحری مسٹر سنکلیر چانسلر ڈچی آف لنکاسٹر

لارڈ ایبرڈین والیسرائے آئرلینڈ مسٹر برائس چیف سکریٹری آئرلینڈ ۔

مسٹر بالفور سابق وزیر اعظم نے اپنی آخری تقریر مین مقام مانچسٹر مین ظاہر کیا کہ مین اپنے عہدہ سے گذشتہ جولائی ہی مین دست بردار ہو جاتا مگر اسوقت دولت برطانیہ اور جاپان کے مابین معاہدہ کے باعث رک گیا ۔ بعد ازان خاص ملک مین متفرق جماعتین پیدا ہو گئین ۔ اور ہمارے آپسین کمیٹی و اتفاق نہ رہا جسکی اشد ضرورت تھی ۔ لیکن وہ کہو نے سے پارلیمنٹ مین مزید مشکلات پیدا ہو گئین ۔ کہا کہ لبرل فریق نے چینی مزدورون کے لئے بہت سی کوشش کرلی جاہی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنی ان کوششون سے کہین جنوبی افریقہ کو ملکی مبحث نہ بنا لین ۔

لندن مین آجکل بڑی سرگرمی ہے لارڈ کرزن سے استدعا کیجاتی ہے کہ شہر کیجانب سے پارلیمنٹ کی ممبری کیلئے امیدواری کرین لارڈ صاحب کی حمایت صرف کسی فریق کیجانب سے نہین کیجاتی بلکہ کل قوم انکی طرفدار ہو گئی ہے لندن کے نامی گرامی بنک کے مالکون اور مستند سوداگرون

نامی گرامی کارخانہ عطر شہر قنوج

ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے عطر و روغن خوشبودار و سینٹ لیونڈر ولایتی مربہ جات و گلقند و عطردان کانچ و چوبی و شیشیان و کنٹر ولایتی و تمباکو گولی و عرق کیوڑہ و گلاب و جوہر خشک لیمون وغیرہ و بار چہ سرائی یعنی فصل جاڑے از قسم فرد و پلنگ پوش وغیرہ قنوج کی چھپی ہوئی و روغن درازی بال و خضاب بال کالا کرنیکا و عرق حسن یعنی بال صفا و منجن دندان اور ہر قسم کے مال نہایت عمدہ کفایت اور ایمانداری سے ملتے ہین درخواست آنیپر فہرست کلان مفت ارسال کیجاتی ہے تمام خط و کتابت زبان انگریزی مرہٹی گجراتی ناگری و اردو مین ہونا چاہیئے

مختصر فہرست

عطر گلاب دو سے دو روپیہ فی تولہ تک ۔ روح گلاب فی تولہ دو روپیہ سے عطر کیوڑہ و حنا و مہندی و شمامہ و چمیلی و جوہی فی تولہ عطر مولسری و چمپہ و خس و زعفران و چار جانگلی فی تولہ روح خس و روح باڑی فی تولہ عطر تمبول عطر فی تولہ تک و روغن بیلا و چمیلی و موگرا و حنا و کیوڑہ دس فی سیر عرق گلاب و کیوڑہ ہر چیز علی ہذا

پتہ

مالکان لالہ جیٹھ مل سکینہ والا حسن تکیہ قنوج سٹی

ایم جے برادران کمپنی کا

اصلی سلیمانی نمک

فی قیمت فی شیشی

ہیضہ کی اقسام شکایتون کو دور کرکے معدہ کو قوی کرتا ہے جس سے غذا بخوبی ہضم ہونے لگتی ہے بدن مین تازہ خون بافراط پیدا ہوتا ہے ۔ اور تندرستی بڑہتی ہے اقسام بلغم جو معدہ مین ضعف اور ہاضمہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین یعنی درد شکم بدہضمی کی اشتہا کمی یا کھٹی ڈکار آنا یا بار بار بچی ریاح کی زیادتی سے بدن مین جابجا درد ہونا ۔ معدہ کا فعل پورا نہ ہونے سے جگر مین خرابی پیدا ہونا حرارت غریزی کم ہونیسے اعضا رئیسہ پر اثر پہونچنا ان سب عارضون مین تریاق کا فائدہ بخشتا ہے ہوسکے کہنے کی حالت مین اور عارضہ طحال مین عجیب فائدہ بخشتا ہے اسکے فائدہ مند ہونیکی تفصیل ہزارہا اشخاص نے کی ہے سرٹیفکٹ سے دکھلا رو بھی ان مختصر اشتہار مین گنجائش نہین ہے

ایم جے برادران
کمپنی بازار بمبئی
بنارس

لاہور کی طرح راولپنڈی میں بھی سودیشی پرچار کا جلوس وہوم دہام سے نکالا گیا۔

خالصہ ہائی سکول گوجرانوالہ کے لئے گورنمنٹ نے ۵ ہزار دیا۔

ہندوستان کی فوجوں کی تنخواہ کمیٹی یکم جنوری سے ۰ و برٹش افسر بڑھائے جائینگے۔

کلکتہ کارپوریشن کا ایڈریس خیر مقدم بابو بپلا سبرکر جی والس چیرمین سنائینگے

کلکتہ میں بندے ماترم سمبر دائے ہر آواز کو جیب ناک لگتا ہے سب لوگ سودیشی لباس مین ہوتے ہیں۔

امیر صاحب نے ہزار ہند سے گزشتہ برس کا تمام وظیفہ منگا لیا جنگی حفاظتوں پر خرچ کرینگے

ہائیکورٹ کلکتہ میں ایک ۱۲ سالہ عاجز لڑکی کی عصمت بگاڑنے کی پاداش میں دو فرنگی سزایاب ہوئے ہیں۔ ایم ہگینس کو دو سال قید سخت ہوئی۔

آگرہ کی بکسر یو جیکل لبارٹری کو لکھنو منتقل کرینگے۔ میڈیکل کالج کی بھی درستی ہو لیجائے گی۔

مسٹر ڈوئل ایڈیٹر و مالک اخبار نامی انجینیرنگ کلکتہ پر دروغ حلفی کا مقدمہ چلایا گیا ہے۔

بڑودان بڑی والدہ مہارانی صاحبہ اپنے پیاروں کو داغ مفارقت دیگئیں

سرنتل آنجی صوبجات متحدہ مین بھی کوکین کے لئے لیسنس کی قید عائد کیگئی لیکن فیس معاف ہے

خارس کا اخبار آدب بیان کرتا ہے کہ شیخ الاسلام نے علمائے جاپان کی بابت دین اسلام کی تحقیقات مین سرگرم ہونیکی خبر سنکر اپنی قوم کو جاپان سے تعلقات بڑھانے پر آمادہ کیا ہے اور استنبول سے ہز مجسٹی میکاڈو شہنشاہ جاپان کو ایک تار روانہ کیا ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کی عدل گستری اور تہذیب و انسانیت کا شہرہ سنکر مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانان خارس اور آپکی رعایا کے مابین دوستانہ مراسم قرار پائینگے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی قلمرو مین مسلمانوں کو ہر طرح کی آزادی اور علماء کے حقوق کو وہان قیام کرنے کا اور کاروبار مین مصروف ہونیکی ترغیب دینگے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ مسٹر نورمن انگلش سفیر نے ۱۰ اکتوبر کو قیض سے کوچ کیا۔

اخبار سٹیٹس لکھتا ہے کہ مارشل حلمی پاشا گورنر شہر مدینہ نے حسب ذیل احکامات جاری کئے ہیں۔ (۱) سالہائے سنہ ۱۹۰۲ء کے باقیماندہ محصول وصول کر لئے جائیں۔ (۲) جن کاشتکاروں کی جائداد منقولہ خزانہ کے مطالبہ میں قرق کر لیگئی ہے وہ نیلام کر دی جائے (۳) ٹیکسوں کے وصول کرنیوالوں کے حسابات پر نظر ثانی ہو (۴) ایک کمیشن میونسپل بورڈوں کے حسابات کی جانچ کیلئے قائم کیجائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اُنپر خزانہ عامرہ کی کوئی رقم واجب الادا تو نہیں۔

ادرنات کے شیخ الاسلام نے وزیر اعظم سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ عیسائی پادریوں کی طرح مسلمان علماء کا بھی اعزاز کیا جائے اور انہیں فوجی خدمت اور میدان جنگ میں جانے سے مستثنیٰ کیا جائے۔

تفلس کے شیخ الاسلام نے تمام اسلامی قضایا امور معاملات اپنے ہی ہاتھوں مین رکھنے کیواسطے ۱۳ اکتوبر گزشتہ کو ایک خاص جلسہ کر کے طے کر دیا کہ مسلمانوں کے قاضی اور دیگر عہدہ دار اُن کے عام انتخاب کے ذریعہ سے مقرر ہونگے جسکے بعد صرف شیخ الاسلام کو آخری منظوری ہی دینی باقی رہجانے کی ہے پہلے یہ اختیار روسی افسروں کے ہاتھ مین تھا۔

الاول لکھتا ہے کہ پرنس فرڈیننڈ کی سیاحت فرانس نے بلغاریہ والوں کے دماغ پھر چلا دئے ہیں۔ اور وہ اپنے جوش مین بدمست ہیں۔ تازہ اخباروں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بلغاریہ نے نمایش میلانوں مین محض اسلئے شرکت سے انکار کر دیا ہے کہ گورنمنٹ اٹلی نے اسکو خود مختار حکومت نہیں مانا عجب نہیں کہ پرنس فرڈیننڈ اب عنقریب ہی کیطلے بندوں اپنے بادشاہ اور خود سر ہونیکا دعویٰ کرے افسوس دولت علیہ نے روسی جاپانی جنگ کا زرین موقعہ بیکار جانے دیا۔ ورنہ وہ ان کمبختوں کی گوشمالی کا بہت اچھا وقت تھا۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ نومبر مین کل آمدنی ریلوے ہند ۲ ۸ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ پائی گئی ہے

رنگون مین میڈیکل سکول عنقریب کھلنے والا ہے۔

حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع ممبئی بھنڈی بازار میں اپنے اہتمام سے چھپاکر شائع کیا۔